علامہ انور صابری مرحوم

تبصرہ

اس دور کی مردہ نبضوں میں احساس کو زندہ کون کرے
مایوس فضاؤں میں جی کر یوں خونِ تمنا کون کرے

ایثار کے ہر اک پہلو سے جب آنکھ بچائی جاتی ہو
جس خون سے قومیں بنتی ہیں اُس خون کا سودا کون کرے

جب حسنِ چمن آزاد نہیں تقسیم نشیمن یہ کیسی
موہوم تسلی سے دل کے جذبات کو ٹھنڈا کون کرے

اسلاف کے خونیں افسانے یہ راز بتاتے ہیں اب بھی
آسان ہے دنیا پر قبضہ تلوار پہ قبضہ کون کرے

غیروں کے تنفر سے مجھ کو انکار نہیں ہے کچھ لیکن
غیروں سے لڑائی کی خاطر گھر ہی میں جھگڑا کون کرے

اجزاءِ مخالف کو یک جا کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا،
جب عیش پسندی فطرت ہو اس راز کو افشاں کون کرے

اسلام برائے نام سہی اغراض سے برتر ہے قائد
ناکامیٔ مستقبل کی قسم اس نام کو رسوا کون کرے

بے سود ہے فکرِ چارہ گری کاموں میں افراتفری ہے
بخشا ہے جسے خود اپنوں نے اس غم کا مداوا کون کرے

تقریرِ بخاری کا انور مفہوم میں اتنا سمجھا ہوں
جینے کی تمنا سے پہلے مرنے کی تمنا کون کرے

(جانباز مرزا مرحوم)

تلقین

اگر ہم آدمی ہوتے ہوئے انسان بن جائیں
تو پھر تاریخ عالم کے لئے عنوان بن جائیں

بتوں کو توڑ دیں اور چھوڑ دیں آئین افرنگی
خدائی میں خدا کا آخری فرمان بن جائیں

ہماری ٹھوکروں میں سلطنت ہو سارے عالم کی
مسلمانو! اگر ہم صاحبِ ایمان بن جائیں

ارادہ تو کرو اوجِ ثریا تک پہنچنے کا
ستارے جگمگا کر راستے کی جان بن جائیں

سمندر کی روانی چند لمحوں کی روانی ہے
یہی موجیں اٹھیں اور بڑھ کے اک طوفان بن جائیں

اگر تم موت کو ایک کھیل سمجھو زندگانی کا
حیاتِ جاودانی کے لئے سامان بن جائیں

تمہاری ہڈیاں اینٹیں اگر ہوں اور لہو گارا
تو سب ٹوٹے ہوئے اسلام کے ایوان بن جائیں